بسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم
وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر قادیان
جلد ۱۹ شمارہ ۳

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد

Regd. No. D. 67

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

۶ ذیقعد سنہ ۱۳۸۹ھ | ۱۵ صلح سنہ ۱۳۴۹ ہش | ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۷۰ء

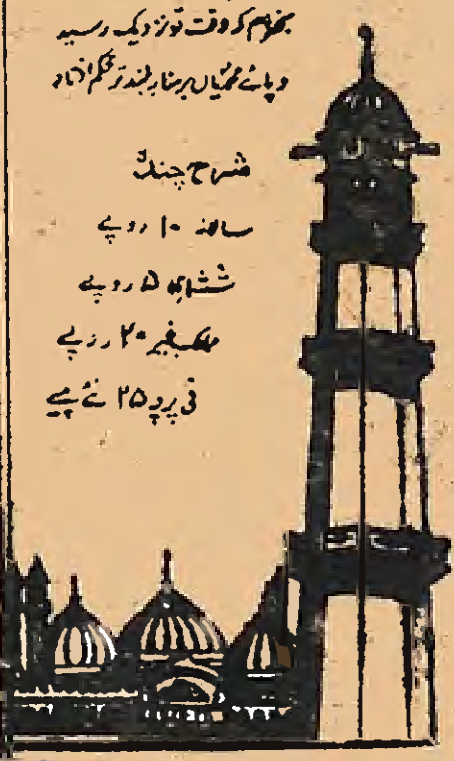

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق مورخہ ۸ صلح کی موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت جو کچھ روز قبل ناساز ہوگئی تھی اب پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۱۳ صلح۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں الحمدُ لِلّٰہ۔

دارالہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کا اٹھترواں للٰہی جلسہ سالانہ

اندرونِ ملک اور دُنیا کے دُور دراز علاقوں سے آنیوالے ایک لاکھ فدائیانِ اسلام کا رُوح پرور اجتماع

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطبات اور علمائے سلسلہ کی پُر معارف تقاریر!

تائید و نصرتِ الٰہی کے مہتم بالشان نظارے۔ محبت و اطاعت اور قربانی و فدائیت کا عدیم المثال مظاہرہ

ربوہ۔ یکم صلح ـــــ جماعت احمدیہ کا خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی ۷۸ واں للٰہی جلسہ سالانہ ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں مسلسل تین روز (۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۴۸ ہش) جاری رہنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدُ للّٰہِ علیٰ ذٰلِکَ۔

بحمد اللہ تعالیٰ اس میں شرکت کرنے والے ہزاروں ہزار خوش نصیب احباب نے آنے والے مہمانوں کی غیر معمولی کثرت سے متعلق خدائی بشارت کو امسال بھی پہلے سے بڑھ کر شان اور آب و تاب سے پُورا ہوتے دیکھا۔ اور تین دن تین راتیں ایک نئے آسمان کے نیچے نئی زمین پر بسر کرنے کے بعد اس حال میں اپنے گھروں کو واپس لوٹے کہ اُن کے سینے اور ان کے دِل خدمتِ اسلام کے نئے عزائم نئے حوصلوں اور نئے ولولوں سے لبریز تھے۔

جلسہ میں شمولیت اختیار کرنیوالوں کی تعداد

امسال بھی بفضل اللہ تعالیٰ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے ملک کے کونے کونے سے ہی نہیں بلکہ دُنیا کے دور دراز ممالک سے بھی احمدی احباب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اُس آواز پر لبیک کہتے ہوئے جو حضور نے آج سے ۷۸ سال قبل بلند کی تھی۔ سینکڑوں اور ہزاروں میل کی مسافت طے کرنے اور بشاشتِ قلب کے ساتھ مالی بوجھ برداشت کرنے کے علاوہ راستہ کی صعوبتیں اٹھاتے اور گونا گوں قسم کی مشکلات پر قابو پاتے ہوئے اپنے رُوحانی مرکز میں اس کثرت سے آئے کہ اُن کی مجموعی تعداد تقریباً ایک لاکھ تک جا پہنچی۔ احباب اندرونِ ملک کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ غانا۔ تنزانیہ۔ نائیجیریا۔ زیمبیا۔ کویت۔ ابوظہبی۔ افغانستان۔ انگلستان۔ ہالینڈ۔ مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ امریکہ۔ کنیڈا۔ انڈونیشیا۔ بھارت اور متعدد دُوسرے ممالک سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے اِن کثیر التعداد احباب کی جلسہ گاہ میں موجودگی بجائے خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو امسال بھی بحمد اللہ تعالیٰ جلسہ کے موقعہ پر بڑی شان کے ساتھ ظہور میں آیا۔

عاجزانہ دُعاؤں کیساتھ جلسہ کا بابرکت افتتاح۔

جماعتِ احمدیہ کے مقدس سالانہ جلسہ کا افتتاح سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت پُرسوز دُعائیہ خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ فرمایا۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ ۲۶ فتح (دسمبر) کو پونے دس بجے صبح بذریعہ موٹر کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جبکہ جلسہ گاہ دُور و نزدیک سے تشریف لانے والے ہزارہا احباب سے پُر ہو چکی تھی۔ جونہی حضور نے سٹیج پر تشریف لاکر السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ فرمایا، احباب نے وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کہتے ہوئے حضور کے احترام میں کھڑے ہو کر پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ اس وقت سامعین کا ذوق و شوق قابلِ دید تھا جب وہ اپنے جان و مال سے پیارے آقا کے رُوئے مبارک کی ایک جھلک دیکھنے میں ایک دُوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم جناب ثاقب زیروی کی نظم سے ہوا۔ بعد ازاں حضور نے احباب کو ایک پُرسوز دُعائیہ خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُمّت مسلمہ کو پکارا کہ میری طرف آؤ۔ میری سنو۔ اور اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کرو تو اُس وقت حضور نے یہ بھی فرمایا کہ:-

"اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں۔۔۔ اُن کے لئے نُور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور ان کے لئے وہ رُوح قدس طلب کروں

(باقی دیکھیں صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ر صلح ۱۳۴۹ ہش

عظیم الشّان خدائی وعدے اور معجزانہ ایفاء

گزشتہ اشاعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ظلِّ کامل مامورِ وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک واضح انذار کا ذکر کیا گیا تھا۔ اور بتایا گیا تھا کہ اگر دنیا نے اس انذار سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئی اور اُس نے اپنے خالق و مالک کے ساتھ صُلح نہ کی تو انذاری خبروں کا وقوع پذیر ہونا لازمی ہے۔ اور کوئی طاقت نہیں جو اس کو روک سکے !!

چونکہ خدا تعالیٰ کے مامور صرف نذیر ہی نہیں ہوتے بلکہ وہ بشیر ہونے کی پوزیشن بھی رکھتے ہیں۔ ایسی عظیم الشان بشارتیں ماننے والوں اور اُن پر ایمان لانے والوں کے حق میں معجزانہ طریق پر پُوری ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں قبل از وقوع انذاری خبروں سے مطلع کیا گیا وہاں رحیم و کریم خدا کی طرف سے آپ کو بہت سی ایسی عظیم القدر بشارتوں سے بھی نوازا گیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ آج کی صحبت میں اسی پہلو پر مختصر رنگ میں گفتگو کریں۔

بدر کی گزشتہ اشاعت میں قارئینِ کرام گیمبیا کے معزز مہمان محترم تیجان صاحب کی قادیان میں تشریف آوری کی خبر پڑھ چکے ہیں۔ مغربی افریقہ کا یہ نو آزاد ملک وہی ہے جس کو اس جہت سے امتیاز حاصل ہے کہ اس کے گورنر جنرل الحاج ایف۔ ایم۔ سنگھاٹے صاحب بفضلہ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں۔ اور آپ ہی وہ پہلے خوش قسمت وجود ہیں جن کے ذریعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک صدی قبل کی عظیم الشان پیشگوئی پُوری ہوئی جس کی تفصیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب براہین احمدیہ حصہ چہارم مطبوعہ ۱۸۸۳ء میں بایں الفاظ ذکر فرمایا:۔

"۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اُردو میں ہُوا تھا ..... اور تقریب اس الہام کی یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب تھے۔ جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو اُن کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو مجبور کیا چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب ____________ کو معہ ان کے والد صاحب کے مسجد میں پایا۔

پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت کی تقریر کو سُنکر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابلِ اعتراض ہو۔ اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا رات کو خداوند کریم نے اپنے الہام اور مخاطبت میں اسی ترکِ بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہُوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

پھر بعد اس کے عالمِ کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔"
(تذکرہ صفحہ ۹)

ایک اور مقام پر اسی الہامِ الٰہی خدائی وعدے اور بشارت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے تحریر فرمایا

(ب) ۔۔ "مجھے اللہ جلّ شانہٗ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ

میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(ج) ۔۔ "یہ برکت ڈھونڈھنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اسی قوم کی ہو گی۔
پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھلائے بھی گئے وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۱)

اللہ اللہ! کیا مصفّٰی غیب ہے اور کیسے عظیم القدر دعوے ہیں جو عظیم الشان بشارتوں کے رنگ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیئے گئے اور پھر خدائے قادر و توانا نے کس معجزانہ طریق پر اُن کے ایفاء کی صورت پیدا کر دی ——!!

غور فرمائیے ——!

● —— کیا یہ انسان کے اپنے بس میں ہے کہ کم و بیش ایک صدی قبل ایسی خبر دے دے جس کا پُورا ہونا بظاہر حالات قطعی طور پر محالات میں نظر آتا ہو !!

● —— مگر وقت گزرنے پر دُنیا نے دیکھ لیا کہ اس کے پُورا ہونے کے کیسے معجزانہ سامان پیدا کر دئیے کہ بتائی ہوئی پیش خبری بڑی شان کے ساتھ پُوری ہونے لگی ——!!

● —— اس کے ساتھ مخصوص رنگ میں وحی الٰہی کے الفاظ اور آنریبل سنگھاٹے صاحب کی ذات، اور اُن کے قلبی مخلصانہ احساسات کا تعلق ہے وہ بھی کچھ کم ایمان افروز نہیں۔

اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ حال ہی میں جب گیمبیا کا ملک آزاد ہُوا اور ہندوستان کی طرح اس جگہ بھی انگریزی حکومت کا تسلّط ختم ہُوا تو ابتداء میں ملکۂ انگلستان کی طرف سے اس ملک کے سربراہ کے طور پر آنریبل سنگھاٹے صاحب کو مقرر کیا گیا۔ اِدھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینے کو احمدیت کے نُور سے منوّر کر دیا۔ اور دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت بھر گئی۔ تب آپ نے شدتِ خلوص اور نہایت درجہ محبت کے جذبہ سے مرکزِ سلسلہ ربوہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی تبرک حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی اور ساتھ ہی خود بھی دُعاؤں اور درود شریف کا وِرد کرنے لگے۔ تا اس کی برکت سے ان کی یہ تمنا پوری ہو جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آں موصوف کی خواہش کے پیشِ نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت کپڑوں کا تبرک ارسال فرمایا۔

اب اس موقعہ پر قدرتِ الٰہیہ کا ایک بڑا دلچسپ اور ایمان افروز واقعہ پیش آیا کہ جس روز تبرک کا یہ پارسل امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول ہُوا اسی روز اس کی عظیم الشان برکتوں کا ظہور بھی مشاہدہ کر لیا گیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ٹھیک اسی موقعہ پر ملکۂ انگلستان کی طرف سے یہ خوشخبری گیمبیا میں موصول ہو گئی کہ ہز ایکسیلنسی سنگھاٹے صاحب کو مستقل طور پر اس ملک کا گورنر جنرل بنا دیا گیا ہے۔

الغرض یہ تو صرف ایک مثال ہے جس کا ایمان افروز نمونہ خدا تعالیٰ کی قدرت نے اس وقت ظاہر فرما دیا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ سچے وعدوں والے خدا کے وعدے اپنے وقت پر ضرور بالضرور پورے ہوں گے اور وہ ملوک اور سلاطین جو مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو کشفاً دکھائے گئے بالیقین احمدیت قبول کریں گے اور دُنیا دیکھ لے گی کہ جو قادرِ مطلق خدا نے فرمایا وہی سچ ہُوا ؎

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے!
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے!

کسی کی توجہ کو دینِ حق کی طرف منعطف کر دینا اور اس کے دل میں مامورِ وقت کے ساتھ غیر معمولی محبت بھر دینا یہ اُسی خالق و مالکِ حقیقی کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ جس نے پہلے اپنے محبوب بندے کو آنے والے واقعات کے بارے میں بشارتوں سے نوازا اور کچھ وقت گزر جانے پر آج ہم اس کے شیریں ثمرات کا نمونہ خود دیکھ رہے ہیں۔

جناب سنگھاٹے صاحب کے بھائی جناب تیجان صاحب جو ایک روز کے لئے قادیان تشریف لائے اور مسجد مبارک میں آپ نے احبابِ جماعت کو خطاب فرمایا۔ اُن کی زبان کا ایک ایک لفظ اُن کے پُرخلوص دلی جذبات کی ترجمانی کرتا تھا۔ یہ نُورِ ایمان ہی ہے جو ہزاروں ہزار میل کی دُوری پر دلوں کو ایسا جوڑ دیتا ہے کہ حقیقی رشتے بھی اس کے مقابلہ میں ہیچ معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ آں موصوف نے اپنے لیکچر کے ابتداء ہی میں جب یہ فرمایا کہ اسلام اور احمدیت کا رشتہ بھی عجیب ہے کہ زندگی میں پہلی بار دو احمدیوں کی ملاقات ہوتی ہے لیکن دُوسرے ہی لمحہ وہ دونوں ایک دُوسرے کے ساتھ ایسے مانوس ہو جاتے ہیں گویا مدتوں کے واقف و آشنا تھے۔ ہم نے ایسے نظارے بار بار دیکھے ہیں اور خود تیجان صاحب کی پُرخلوص شخصیت نے بھی قادیان میں آکر اسی طرح پایا۔ جب وہ قادیان کے مختلف مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے دوستوں کو ملتے اور اُن سے متعارف ہوتے تو اجنبیت کیا فی الواقع یوں لگتا جیسے دو بھائی ایک عرصہ سے اکٹھے رہنے والے بڑی اُلفت اور محبت کے ساتھ مصروفِ گفتگو ہیں۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے مامور کی قوتِ قدسی کا نتیجہ ہے اور فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا کا نظارہ حقیقت بن کر سامنے آجاتا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں جب ایسا رُوحانی انقلاب دُنیا

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا بڑا ہی اہم اور مشکل کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے

اس کام کی سرانجام دہی میں کسی اور نے ہماری مدد نہیں کرنی۔ ہم نے ہی اپنی خداداد طاقتوں تدبیروں اور مخلصانہ دعاؤں سے کام لینا ہے

ہمیں ان دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا کے فضل کو جذب کریں اور ان اعمال کی ضرورت ہے جو خدا کے نزدیک مقبول ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۴۸ ہش (۱۷ اکتوبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

(بقرہ آیت ۱۰۶)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(توبہ آیت ۹۸)

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ

(بقرہ آیت ۱۹۸)

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ (بقرہ آیت ۱۱۱)

وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ

(یونس آیت ۱۰۸)

اس کے بعد فرمایا:۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو ذمہ داری عائد کی گئی ہے وہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں۔ بڑا ہی اہم اور

بڑا ہی مشکل کام ہمارے سپرد

کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں ہم اسلام کو غالب کریں۔ اسی جد و جہد اور اسی کوشش میں اپنی ان خداداد طاقتوں اور قوتوں اپنی تدبیر اور اپنی ان مخلصانہ دعاؤں سے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہیں کام لینا ہے۔ کسی غیر نے ہماری مدد نہیں کرنی کسی غیر نے ہم سے تعاون نہیں کرنا۔ اور ہمارے کام کو کامیاب کرنے کے لئے کسی نے ہمارا ساتھ نہیں دینا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسی لئے فرمایا کہ وہ لوگ جو اسلام کے منکر ہیں، مشرکین میں سے ہوں یا اہل کتاب میں سے وہ ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں امت مسلمہ کو دی ہیں ان بشارتوں کی امت مسلمہ وارث ہو۔ یہاں

محض خیر کا لفظ نہیں کہا گیا

بلکہ اس خیر کا ذکر کیا گیا ہے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ ویسے تو ہر خیر ہی آسمان سے نازل ہوتی ہے لیکن بعض بھلائیاں بعض پیرایہ میں اور بعض کامیابیاں آسمان سے نازل بھی ہوتی ہیں اور ان کے نزول کی بشارت بھی دی جاتی ہے۔ اور اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے، جو میں نے تلاوت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے غلبہ کے متعلق بڑی عظیم بشارتیں دی ہیں۔ ان بشارتوں کا تعلق آپ کی نشأۃ اولیٰ سے بھی ہے اور ان کا تعلق آپ کی نشأۃ ثانیہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے بھی ہے۔

اس آیت میں

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے

کہ آسمان سے فیصلہ ہوا کہ اس طرح ہم اپنے دین کو دنیا پر غالب کریں گے۔ آسمان سے بشارت ملی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے کامل اور سچے متبعین دنیا میں غالب آئیں گے اور اسلام کی حکومت ساری دنیا پر ہو گی۔ یہ لوگ جن کا تعلق مشرکین اور اہل کتاب سے ہے جو اسلام کا انکار کر کے اس کی حقانیت اور صداقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہ صرف یہ نہیں چاہتے کہ اسلام غالب نہ ہو بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو باتیں انہیں اللہ کی طرف منسوب کر کے سنائی جاتی ہیں وہ بھی مسلمانوں کے حق میں پوری نہ ہوں اور ان کو یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اسلام کو جو بشارتیں دی ہیں (وہ آسمان سے نازل ہوئیں اور آسمان سے ان کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم انقلاب بپا ہونے کا وعدہ ہے) وہ بشارتیں امت مسلمہ کے حق میں، وہ بشارتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں۔ وہ بشارتیں آپ کے کامل اور سچے متبعین کے حق میں پوری ہوں۔

پس یہ امید نہیں رکھی جا سکتی کہ جو مشرک یا اہل کتاب ہیں ان کی مدد سے مسلمان اس مقصود کو حاصل کر سکیں گے جو مقصود ان کے سامنے رکھا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ کوئی پیشگوئی پوری کریں گے نہ مخالفت کریں گے اور اس حد تک فساد سے کام لیں گے کہ نہ صرف انسان کے اپنے منصوبے جو

اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق

وہ بناتا ہے ان کے راستہ میں روڑے اٹکائیں گے۔ بلکہ ان بشارتوں کے رستہ میں بھی روڑے اٹکائیں گے جن کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ آسمان سے آئی ہیں یا جن کے متعلق ان کے دلوں میں یہ شبہ ہے کہ شاید یہ آسمان سے آئی ہوں۔ لیکن اس یقین کے باوجود کہ ان بشارتوں کا انکار نہیں کیا جا سکتا شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور پھر بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ بشارتیں امت مسلمہ کے حق میں پوری نہ ہوں

دوسری طرف ایک اور گروہ ہے اور وہ

منافقوں اور سست اعتقادوں کا گروہ

ہے۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ خود قربانیاں دینے سے گھبراتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ قربانیاں نہیں دیتے بلکہ تخریب کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں اور پوری کوشش کرتے ہیں کہ اسلام کامیاب نہ ہو اور اس کوشش کے بعد پھر يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ وہ اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ ان کی کوشش نتیجہ خیز ہو جائیں گی۔ اور تم گردش زمانہ میں پھنس جاؤ گے۔ اور تم پر ایسی مصیبت نازل ہو گی کہ جو چاروں طرف سے گھیر لے گی اور جس سے باہر نکلنا ممکن نہیں ہو گا۔ اور پھر اس کے معنی خالی انتظار ہی کے نہیں بلکہ اپنی کوشش کے بعد اپنی اس بد کوشش کے نتیجہ کا انتظار

منظوم کلام

مناجات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

اے مرے پیارے فدا تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہو گا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار

فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد
کشتئ اسلام تا ہو جائے اس طوفاں سے پار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا!
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

کرتے ہیں اور کوشش ان کی یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح تم گردشِ زمانہ میں پھنس جاؤ۔ کسی طرح تم مصیبتوں میں گھِر جاؤ۔ اس طرح جکڑے جاؤ ان دکھوں میں اور ناکامیوں میں کہ کامیابی کی کوئی راہ تمہیں نظر نہ آئے۔ باہر نکلنے کا کوئی راستہ تمہارے لئے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ کہ تمہارے خلاف جن دکھوں یا جن مصیبتوں یا جن ناکامیوں یا جن بدبختیوں کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں اور پھر اس انتظار میں رہتے ہیں کہ ان کی کوششیں بارآور ہوں گی ان کی یہ کوششیں بارآور نہ ہوں گی بلکہ ان کے گرد ان کی بدبختی کچھ اس طرح گھیرا ڈالے گی کہ وہ اس سے باہر نہیں نکل سکیں گے اس لئے کہ

اللہ تعالیٰ سمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے

انہیں تو دعاؤں کی طرف کچھ خیال ہی نہیں بے شک اللہ تعالیٰ دعاؤں کو اگر ان میں اخلاص ہو سنتا ہے۔ لیکن یہ دعائیں نہیں کرتے۔ ان کا سارا بھروسہ ان کی اپنی کوششوں پر ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں متکبرانہ کھڑا ہوتا ہے اور غرور سے کام لیتا ہے اس کی کوشش کیسے کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علیم ہے وہ مومن کے دل کو بھی جانتا ہے اور اس کے اخلاص سے بھی واقف ہے اور وہ منافق کے دل کو بھی جانتا اور اس کے بدخیالات سے بھی واقف ہے اس لئے

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو ہی مخصوص کرتا ہے اور اسے ہی نوازتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور جس کی کوشش اس کے حکم اور اس کی رضا کے مطابق ہوتی ہے اور جس کا دل کلیتہً غیر سے خالی ہوتا اور جس کا سینہ صرف اور صرف اپنے ربّ کی محبت سے معمور ہوتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ سمیع اور علیم ہے اس لئے کوئی مشرک ہو یا اہلِ کتاب۔ منکر ہو یا منافق اور سست عقیدہ۔ اس کی کوششیں کامیاب نہیں ہوتیں۔ اس کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان لوگوں کے اعمال ثمرآور ہوتے ہیں جو اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

کوئی غیر تمہاری مدد کو نہیں آئیگا

کیونکہ تم نے ہر غیر کو انذار اور انتباہ کر دیا ہے کہ ان کے اعمال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کا اعتقاد اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے

تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں نذیر بھی ہو۔ اور تمہارا کام ہے کہ تم منکرین کو اور منافقوں اور سست اعتقاد والوں کو جھنجھوڑتے رہو۔ تم انہیں تنبیہ کرتے رہو تم انہیں جتاتے رہو کہ جن راہوں پر تم چل رہے ہو وہ اللہ سے دوری کی راہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں نہیں ہیں۔ تم ان

بتوں کے خلاف جہاد

کرتے ہو جنہیں وہ خدا کا شریک بناتے ہیں تم ان کے ان موٹے نفسوں کے خلاف جہاد کرتے ہو جن کو انہوں نے خدا کا شریک بنا لیا ہے۔ تم دلیل کے ساتھ، تم عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کے خوش ثمر حاصل کرنے کے بعد انہیں بتاتے ہو کہ تمہارا تکبّر کسی کام نہیں آئے گا۔ تم ان کے غرور کا سر توڑتے ہو تاکہ ان کی روح اللہ تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہے۔ وہ تم سے محبت کیسے کر سکتے ہیں؟ وہ تمہاری مدد اور نصرت کے لئے کیسے آ سکتے ہیں۔ پس تم نے ہی وہ سب کچھ کرنا ہے جو کرنا ہے۔ تم نے ہی وہ تمام ذمہ داریاں اپنی کوششوں اور اپنی دعاؤں اور اپنی قربانیوں اور اپنی تدبیروں کے ساتھ نبھانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر ڈالی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللهُ

یہ یاد رکھو

کہ ہر وہ کام جس کے نتیجہ میں آسمان سے خیر نازل ہوتی ہے وہ خدا سے پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اس لئے یہ خوف نہیں کہ کوئی حقیقی نیکی یا کوئی مخلصانہ قربانی ضائع ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے مگر تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قابلیتیں اور قوتیں تمہیں عطا کی ہیں۔ تم ان کا صحیح استعمال کرو (وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ) تبھی تمہارے اعمال ثمرآور ہوں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں گے اور جو مخلصانہ کوششیں تم کرو گے (تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ) اللہ تعالیٰ ان کی جزاء دے گا۔ ایک تو یہ کہ اس کے علم میں ہو گا اور دوسرے یہ کہ اس کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے اس لئے تمہاری ہر کوشش بارآور ہو گی۔ اس کا نتیجہ نکلے گا اور اس کے نتیجہ میں تمہارا مقصود تمہیں حاصل ہو گا اور اس کے نتیجہ میں

اسلام کے غلبہ کی راہیں

کھولی جائیں گی۔ اور ایک تو کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر نہیں اور چونکہ ہر چیز اس کے علم میں ہے تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ تمہاری ہر کوشش کا ایک نتیجہ نکلے گا۔ گو یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ دنیا کے ارادے تمہارے ارادے اور اللہ کے ارادے موافق نہیں ہیں۔ تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم اپنا سب کچھ قربان کر کے اللہ کے اسلام کو دنیا میں قائم کرو۔ نہ مشرک کا یہ ارادہ ہے، اور نہ اہلِ کتاب میں سے جو منکر ہیں ان کا یہ ارادہ اور خواہش ہے اور نہ منافق اور سست اعتقاد والے کا یہ ارادہ اور خواہش ہے پس

تمہارے اور تمہارے ربّ کے ارادے

ایک شاہراہ پر گامزن ہیں اور منکر اور منافق کے ارادے اور خواہشات اس کے الٹ طرف جا رہی ہیں۔ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں کا مالک ہے اور ہر چیز اس کے قادرانہ تصرّف میں ہے نتیجہ وہی نکلا کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ دنیا جو چاہے کہے دنیا جو چاہے خواہش رکھے دنیا جس طرح چاہے اسلام کے خلاف کوششیں کرے۔ اور کرتی رہے دنیا ہر تدبیر اسلام کے مقابلہ پر کرے۔ دنیا بعض دفعہ اپنی

جہالت کے نتیجہ میں

اپنے بدارادوں کے حصول کے لئے دعا بھی کرتی ہے۔ سو وہ دعا بھی کرے کہ جو اللہ کا منشا ہے وہ پورا نہ ہو اور جو ان کا منشا ہے وہ پورا ہو جائے۔ اس قسم کی دعائیں کرتے ہوئے چاہے ان کے ناک گھس جائیں نہ ان کی تدبیر کامیاب ہو گی نہ ان کی دعائیں ثمرآور ہوں گی اور نہ ان کا کوئی نتیجہ نکلے گا کیونکہ ہر دعا اور ہر سوال اللہ سے جو اس کے ارادہ اور منشا کے خلاف ہوتا ہے وہ دعا کرنے والے کے منہ پر مار دیا جاتا ہے قبول نہیں ہوتا غرض محض دعا کافی نہیں

اس دعا کی ضرورت ہے

جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہو پھر محض تدبیر کافی نہیں۔ ان اعمال کی ضرورت ہے جو مشکور ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ کوئی نتیجہ نکالے اور وہ ضائع نہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے کہ ایک بڑی ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے پھر فرماتا ہے کہ تمہاری راہ میں ہر منکر اور منافق اور سست اعتقاد روکیں ڈالے گا۔ پھر کام مشکل بھی ہے۔ اگر یہ لوگ روکیں نہ بھی ڈالتے تب بھی یہ آسان نہ ہوتا۔ ساری دنیا کے دلوں کو خدا اور اس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جیتنا کوئی آسان کام نہیں۔ اگر شیطان روکیں نہ بھی ڈالے تب بھی بڑا مشکل کام ہے لیکن یہاں تو یہ صورت ہے کہ کام مشکل بھی ہے اور ساری دنیا اس کام کی مخالف بھی ہے اور چاہتی ہے کہ ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے۔ اسلام کو کامیابی اور کامرانی حاصل نہ ہو اور اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے وہ ہر قسم کی تدبیریں کرتے ہیں۔ قربانیاں دیتے ہیں وہ اپنے مالوں کو پیش کرتے ہیں۔ مثلاً اسلام کے مقابلہ میں اس وقت صرف عیسائیت ہی جتنی رقم جتنی دولت اور جتنا مال خرچ کر رہی ہے اس کا شاید ہزارواں حصہ بھی جماعت احمدیہ کے پاس نہیں کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرے غرض مخالفین اسلام کو ناکام کرنے کیلئے ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں زندگیاں وقف کرتے ہیں اور اربوں کی مقدار میں اموال دیتے ہیں اور صاحبِ اقتدار لوگوں کی پشت پناہی میں منصوبے باندھتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں اگر تمہارے دل میں وہ اخلاص ہو جس سے میں پیار کرتا ہوں۔ اگر

تمہارے اعمال مخلصانہ بنیادوں پر ہوں

جو مجھے پسند ہیں اور جن کو میں قبول کرتا ہوں تو نتیجہ تمہارے حق میں نکلے گا۔ خواہ دنیا جتنا چاہے زور لگا لے۔ خواہ منافق اندرونی فتنوں سے ہر قسم کا فساد پیدا کرنے کی کوشش کرے اللہ تعالیٰ منکر کو بھی ناکام کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مفسد اور منافق کو بھی کامیابی کی راہ نہیں دکھائیگا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو مختلف قسم کی قوتیں اور قابلیتیں عطا کی ہیں تم وہ ساری کی ساری خدا کی راہ میں وقف کر دو اور پھر تم کہو کہ اے خدا ہم نے اپنی طرف سے جو بھی ہمارا تھا وہ خلوصِ نیت سے تیرے حضور پیش کر دیا ہمیں معلوم ہے کہ ہم غریب ہیں ہمیں معلوم ہے کہ ہم بے مایہ ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم کمزور ہیں مگر اے خدا ہم نے تیرے دامن کو پکڑا اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں کہ تو سب قدرتوں والا ہے تو ایسا کر کہ ہماری کوششیں تیری نظر میں مقبول ہوں اور تیرے وعدے ہماری زندگیوں میں پورے ہوں تاکہ اس دنیا میں ہشاش بشاش تیری جنتوں میں داخل ہو کر تیری دوسری جنتوں میں داخل ہونے کیلئے یہاں سے کوچ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور توفیق دے

کہ ہم اس مرکزی نقطہ کو سمجھیں کہ یہ ذمہ داری جو ہم پر ڈالی گئی ہے یہ ہم نے ہی نبھانی ہے کسی اور نے آکے نہیں نبھانی۔ اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی استعدادوں کی نشو و نما اس رنگ میں کریں کہ جس رنگ میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم کریں اور اپنی ہر طاقت، اپنی ہر قوت، اپنی ہر استعداد اور قابلیت پر

اللہ تعالیٰ کے اخلاق کا رنگ

چڑھانے کی کوشش کریں بے نفس ہوں اور فنا کی چادر میں خود کو لپیٹ لیں اور اللہ تعالیٰ میں گم ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو ✣

تقریر جلسہ سالانہ

قسطِ دوم

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

۱۸- ایک با اثر عیسائی ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے حضرت اقدس پر اقدام قتل کا مقدمہ دائر کیا گیا۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں کہ حضورؑ کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو ہمارے دل بیٹھے جا رہے تھے۔ ہمارا تضرع خود بخود دعاؤں میں رقت اور سوز پیدا کر رہا تھا۔ اتنے میں مولوی محمد حسین بٹالوی کا نام پکارا گیا۔ اس جبہ پوش کے اندر جانے کے چند ہی منٹ بعد کمرۂ عدالت ڈانٹ ڈپٹ اور ایک غضب آلود اور دہشتناک آواز سے گونج اٹھا۔ جس سے ہمارے زخمی اور رنجور اور صدمہ خوردہ دل اور بھی بیٹھنے لگے۔ ہر ایک گھبرا اٹھا اور برآمدہ کے قریب ہوا۔

بات یوں ہوئی کہ جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضور علیہ السلام کو کرسی پر تشریف فرما دیکھا تو جل بھن گئے اور اپنے لئے کرسی کا مطالبہ کیا۔ اور انکار ہونے پر بار بار اصرار کیا۔ اور ڈاکٹر مارٹن کلارک نے بھی سفارش کے طور پر کہا کہ یہ گواہ ایک معزز مذہبی رہنما ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ اِنّی مُھِینٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے مطابق کہ جو تیری تذلیل چاہے گا میں اسے رسوا کروں گا مولوی مذکور کی انتہائی رسوائی کرائی۔ ڈپٹی کمشنر نے اسے کہا بک بک مت کر پیچھے ہٹ سیدھا کھڑا ہو۔ پھر مولوی مذکور نے برآمدے میں کرسی پر بیٹھنا چاہا تو اردلی نے کہا کہ کوئی کرسی خالی نہیں۔ پھر باہر آ کر ایک شخص کی چادر کے فرش پر بیٹھ گئے تو اس نے اپنی چادر نیچے سے کھینچ لی اور کہا مولوی صاحب میں اپنا کپڑا پلید نہیں کرنا چاہتا۔ یہ چھوڑ دو۔ پھر ایک طرف جا کر ایک کرسی پر بیٹھے تو ایک پولیس افسر نے ایک سپاہی بھجوا کر کرسی خالی کرالی۔ وہیں احاطۂ عدالت میں اس کے چیلوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ملّاں بڑا بے ایمان اور پکا کافر ہے ایک بزرگ مسلمان کے خلاف پادریوں کے حق میں جھوٹی گواہی دینے کو آیا تبھی یہ ذلت دیکھی۔ ہم تو ایسے مرتد نا ہنجار کی شکل سے بیزار ہیں۔ اور نہ نام لینے کے روادار ہیں نہ سلام کے۔

اس وقت خود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کٹر عیسائی تھا مدعی بہت بڑا عیسائی رہنما تھا۔ حضورؑ عیسائیت کے کلّی تباہی کے مدعی تھے اور برطانوی حکومت اس زمانہ میں عیسائیت کی پشت پناہ تھی۔ اور اقدام قتل کا مقدمہ بجائے خود، اور محض اس کی خبر ہی بڑے بڑے دل گردہ کے لوگوں کے اوسان خطا کر دیتی ہے اور ایسے مقدمات میں شہادتوں کی وقعت کو کم کرنے کی انتہائی جدوجہد کی جاتی ہے لیکن اس خطرناک مقدمہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی شہادت بطور ایک معزز مسلمان رہنما کے حضورؑ کے خلاف گزرتی ہے یہ گواہ وہی ہے جس نے ہندوستان بھر کے علماء سے حضورؑ کے خلاف کفر کے فتاویٰ حاصل کئے۔ اور جو زہر بجھے تیر و نشتر برابر سالہا سال سے چلا رہا تھا اگر اس کی مجلسی حیثیت انتہائی گری ہوئی ثابت ہو جاتی تو نہ صرف اس مقدمہ میں حضور کے خلاف دعویٰ کو بے حد ضعف پہنچتا بلکہ اس مولوی کی عزت اور ساکھ اپنے چیلوں میں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی۔ لیکن ہوا کیا کہ جب حضورؑ کے وکیل مولوی فضل الدین صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب پر ایک جرح کرنی چاہی تو حضور نے اس کی اجازت نہ دی۔ آپ کے وکیل نے اصرار بھی کیا اور کہا کہ تعجب ہے کہ وہ تو آپ کی موت کے سامان اور پھانسی کی تیاریوں میں لگا ہوا ہے لیکن آپ اس کی عزت بچاتے، اس پر رحم کرتے اور فرماتے ہیں کہ اس میں اس بیچارے کا کیا قصور ہے

سو اس طرح حضور نے مولوی محمد حسین کی ذات اور نسل پر کبھی نہ ختم ہونے والا احسان فرمایا اور اس شدید و معاند دشمن کی ذات کے متعلق شفقت کا ایک عجیب سلوک کیا۔ جس سے اخلاقِ محمدیؐ اور خلقِ عظیم کی ایک بے نظیر مثال قائم کر دی جو رہتی دنیا تک سنہرے حروف سے لکھی جاتی رہے گی مولوی فضل الدین صاحب وکیل باوجود احمدی نہ ہونے کے ہمیشہ اس امر سے اتنے متاثر رہے کہ وہ اس واقعہ کا ذکر عموماً کرتے رہتے تھے۔ اور حضورؑ کے خلاف کوئی کلمہ سننا گوارا نہ کرتے تھے۔

(الحکم ۲۱-۲۸ نومبر ۱۹۳۹ء و اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۲۲۵ تا ۲۳۸)

۱۹- حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۰ء کی عید قرباں سے ایک روز پہلے یعنی حج کے روز حضور علیہ السلام کی طرف سے یہ اعلان کرایا گیا کہ قادیان میں موجود احباب کے نام لکھ کر دئے جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ دن حضورؑ کی دعاؤں کی قبولیت کے واسطے خاص فرما کر حضورؑ کو اذن دیا تھا اور حضور اس انعام میں اپنے خدام کو بھی شریک فرمانا چاہتے تھے۔ چنانچہ فہرستیں پیش کی گئیں پھر بچوں اور خادمات کے، احباب کے رقعے بار بار لے جانے کی وجہ سے توجہ الی اللہ میں خلل محسوس ہوا تو اس سے روک دیا گیا۔ اور حضور دن اوپچا ہونے سے ظہر تک اور ظہر سے عصر اور شام بلکہ عشاء کی نماز تک دروازے بند کئے اسلام کی فتح و غلبہ کے لئے نہ جانے کس کس رنگ میں دعائیں فرماتے رہے

اللہ تعالےٰ نے حضورؑ کی دعاؤں کو سنا اور بشارتیں دیں۔ دوسرے روز یعنی عید کے دن حضورؑ نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور بعض اور احباب کو کہلا بھیجا کہ میں عربی میں تقریر کروں گا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے عربی میں نطق کی خاص قوت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے سو آپ لکھنے کا سامان لے کر مسجد میں چلیں اس خبر سے قادیان بھر میں مسرت و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حضور نے پہلے خطبۂ عید بزبان اردو میں جماعت کو باہمی محبت اور اتفاق و اتحاد کی نصائح کیں اور پھر حضرات مولوی صاحبان کو خاص طور سے قریب بیٹھ کر لکھنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ اب جو کچھ میں بولوں گا وہ چونکہ ایک خدائی عطا ہے اس لئے اسے توجہ سے لکھتے جائیں تاکہ محفوظ ہو جائے ورنہ بعد میں میں بھی نہ بتا سکوں گا۔ کہ میں نے کیا بولا تھا۔

حضورؑ ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور عربی میں خطبہ دینا شروع کر دیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ حضور کسی دوسری دنیا میں چلے گئے ہیں نیم وا چشمان مبارک بند تھیں۔ انوارِ الٰہیہ نے چہرۂ مبارک کو ڈھانپ کر اتنا نورانی کر دیا تھا کہ نگاہ ٹک نہ سکتی تھی اور پیشانی مبارک سے اتنی تیز شعاعیں نکل رہی تھیں کہ دیکھنے والی آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ حضورؑ کی دھیمی مگر دلکش آواز کچھ بدلی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ بعض وقت حضرات مولوی صاحبان کچھ دریافت کرتے تو حضور کی عجیب کیفیت ہوتی تھی اور حضور یوں بتاتے تھے جیسے کوئی نیند سے بیدار ہو کر یا کسی دوسرے عالم سے واپس آ کر بتائے اور دریافت کردہ لفظ یا حرف بتانے کے بعد پھر وہی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اور انقطاع کا یہ عالم تھا کہ ہم لوگ محسوس کرتے تھے کہ حضورؑ کا صرف جسدِ اطہر یہاں ہے۔ روح عالم بالا میں پہنچ کر وہاں سے پڑھ پڑھ کر بول رہی ہے۔ زبان مبارک گویا بے اختیار ہو کر کسی کے چلائے چلتی ہے یہ سماں اور حالت بیان کرنا مشکل ہے انقطاع، تبتّل، ربودگی یا حالت مجذوبیت و بے خودی و وارفتگی اور محویت تامّہ وغیرہ الفاظ میں سے شاید کوئی لفظ اس حالت کے اظہار کے لئے موزوں ہو سکے جسم مبارک کے ذرّہ ذرّہ پر گویا عیاں و نہاں اور غیر مرئی طاقت متصرف ہو۔ لکھنے والوں کی سہولت کے لئے حضور پُر نور فقرات آہستہ لکھتے تھے اور اکثر دہرا دہرا کر سناتے تھے۔ احباب کے شدّتِ اشتیاق کے باعث حضور نے بھی پسند فرمایا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اس کا ترجمہ سنا دیں۔ جو آپ نے اپنے خاص انداز اور لب و لہجہ میں سنا کر احباب کو محظوظ کیا۔ ابھی ترجمہ ختم نہ ہوا تھا کہ حضور کرسی سے اٹھ کر سجدہ میں گر گئے اور اس عظیم الشان نشان کے عطیہ کے لئے آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر اظہار تشکر و امتنان کرتے رہے۔ اس نشانِ خطبہ سے ظاہر ہو گیا کہ حضور کی گزشتہ روز کی عظیم الشان دعاؤں کو شرف قبولیت حاصل ہو چکا ہے۔

(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۲۷۲ تا ۲۷۳)

۲۰- حضرت بھائی جیؓ کی ایک اور روایت ہے کہ بعض مخالفوں نے اخبارات میں اشارتاً اور خطوط کے ذریعہ وضاحتاً یہ لکھا کہ حضور علیہ السلام کی جان خطرہ میں ہے اس پر دارالمسیح کے باہر پہرہ شروع کیا گیا اس وقت اس کی مغربی کچی دیوار نئی بنانے کے لئے گرائی جا چکی تھی اور اس طرف کپڑے کی چادروں سے پردہ کیا جاتا تھا محراب وغیرہ کی کمی اور اینٹوں کے بٹالہ سے دستیاب ہونے کی وجہ سے یہ دیوار کئی ماہ میں مکمل ہوئی۔ پھر اس بابرکت مکان کے اور کئی حصوں کی مرمت ہوتی رہی اور اس کو بطور پہرہ کے مجھے سونے کا ارشاد تھا۔ اور یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ حضرت امّ المومنین رضی اللہ عنہ کے دالان کی مرمت اور پلستر کا کام جاری ہوا تو اس وقت میں وہاں سوتا تھا۔ پہلے تو ہلکا پلستر کافی ہوا لیکن پھر پلستر وغیرہ اور موسم سرما کے باعث سردی بڑھنے سے کمرہ زیادہ

ٹھنڈا ہو گیا اور ایک روز مجھے اس کی شدت سے نیند نہ آئی۔ کوئی نو بجے رات تھک کر میں لیٹ گیا۔ چند ہی منٹ بعد حضور علیہ السلام زیریں حصہ سے تشریف لائے میں حسب معمول چوکس ہو کر نہ اٹھا تو حضورؑ کو توجہ ہوئی اور قریب آ کر مجھے دیکھا۔ میں سکڑا پڑا تھا۔ حضورؑ نے اپنی پوستین جو اسی کمرہ میں لٹک رہی تھی میرے اوپر ڈال دی جسم گرم ہوتے ہی مجھے نیند آگئی صبح کی نماز کے لئے اس دالان سے مسجد کو جانے کے لئے حضور گزرے تو میں نے سلام عرض کیا۔ حضور مسکراتے ہوئے میری طرف بڑھے اور فرمایا:۔

" میاں عبد الرحمٰن! آپ نے تکلف کر کے تکلیف اٹھائی۔ بستر کم تھا تو کیوں ہمیں اطلاع نہ دی دو چار روز کی بات ہو تو اجنبیت انسان نباہ سکتا ہے مگر عمر کی بازی لگا کر تکلف اور اجنبیت میں پڑے رہنا باعث تکلیف ہوتا ہے۔ جب آپ نے گھر بار چھوڑا ماں باپ چھوڑے وطن اور قبیلہ چھوڑ کر ہمارے پاس آگئے تو آپ کی ضروریات ہمارے ذمہ ہیں مگر جب تک ہمیں اطلاع نہ ہو ہم معذور ہیں "۔

حضورؑ نے حضرت حکیم نور الدین صاحب کو فرمایا کہ میری پسند کے مطابق آج ہی بستر بنوا دیں اور حسب ضرورت ایک دو جوڑے کپڑے بھی۔ رات کو میرا نیا بستر دیکھ کر حضورؑ بہت خوش ہوئے۔

حضورؑ پہلے حصہ شب میں ایک دو بار ضرور اوپر کے حصہ میں تشریف لاتے۔ پھر میں تو سو جاتا لیکن حضور لکھنے میں مصروف رہتے۔ لیکن میں ابھی نیند سے مغلوب ہی ہوتا تھا کہ حضورؑ بیدار ہو جاتے تھے خدا تعالیٰ ہی جانے حضور سوتے کس وقت تھے میں نے حضور کو ہر وقت جاگتے ہی دیکھا اور ہم لوگ اول کا پہرہ حضورؑ کو قریب سے دیکھنے کا موجب ہوا ہم محسوس کرتے کہ حضور پُر نور رات کا زیادہ حصہ ذکر و فکر اور دعا اور نمازوں میں گزارتے تھے۔ بالکل تھوڑے وقت کے سوا عموماً گریہ و بکا، اضطراب و الحاح کی آواز۔ کبھی کچھ پڑھنے اور گنگنانے کی گنگناہٹ۔ کبھی نرم اور دھیمی آواز میں سسکیاں لینے اور رقت و سوز سے بلبلانے کی آواز ہمارے کانوں میں پڑتی رہا کرتی تھی۔ اور ایسے موقع پر ہم خود بھی ہمیشہ آمین آمین، از ما و جملہ جہاں آمین باد کی صدائیں کرنے لگتے تھے

(الحکم ۲۸ مئی و ۷ جون ۱۹۳۹ء و اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۲۴۸ تا ۲۴۹)

۲۱۔ حضرت منشی ظفر علی صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ ہو کر نہیں جاتا تھا حضور اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ (حضورؑ کے خسر محترم) نے آ کر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سالن نہیں ہے۔ فرمایا کہ بیوی صاحبہ (یعنی حضرت اُمّ المؤمنین) سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا۔ دو دن کے بعد پھر میر صاحبؓ نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لئے پھر کچھ نہیں۔ فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا۔ اب ہمیں ضرورت نہیں جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔ اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رساں آیا تو حضورؑ نے میر صاحبؓ کو اور مجھے بلایا۔ چٹھی رساں کے پاس مختلف مقامات کے سو سو پچاس پچاس روپے کے دس پندرہ کے قریب منی آرڈر ہوں گے اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں۔ مہمانوں کے صرف کے لئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔ آپؑ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی۔ فرمایا کہ جیسا کہ ایک دنیادار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا لوں گا۔ اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے۔ کہ جب ضرورت ہوتی ہے فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو بابت جنوری ۱۹۴۲ء و اصحاب احمد جلد چہارم طبع ثانی صفحہ ۱۰۸)

۲۲۔ حضور علیہ السلام کی شفقت کا جذبہ اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ قادیانی کی روایت کے مطابق دار المسیح کی چھوٹی سی عمارت میں حضورؑ نے اپنے گھرانہ کے علاوہ قریباً ایک درجن دیگر خاندانوں کو بھی ٹھہرایا ہوا تھا۔ آپ بیان کرتے ہیں:۔

" مہمانخانہ: ابتدا میں کوئی خاص موجود نہ تھا نہ مقرر۔ آنے والے خوش نصیبوں کے ناز اس زمانہ میں عموماً خدا کے برگزیدہ نبی و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اٹھایا کرتے ان کی مہمان نوازی کا فرض براہ راست وہ حبیب الٰہی ادا کیا کرتے جن کی شان یہ تھی کہ خود خدا نے اپنے عرش سے ان کی تعریف و توصیف فرمائی یحمدک اللہ من عرشہ۔ کتنے ہی خوش قسمت اور قابل رشک وہ مہمان تھے جن کا ایسا مقدس مہمان نواز ہو

میں جس زمانہ کا ذکر کر رہا ہوں ان ایام میں ..... اکثر مہمانوں کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے الدار کے بعض حصوں میں جگہ دے دیا کرتے۔ حضور آپ تنگ ہو لیا کرتے۔ تکلیف برداشت کر لیا کرتے مگر مہمانوں کے آرام کا بہر کیف انتظام فرماتے۔ حضور کا مکان سارے کا سارا گویا ایک مہمان خانہ تھا جس کے دائیں بائیں۔ اندر باہر۔ اوپر اور نیچے ہر طرف مہمان ہی مہمان ہوا کرتے۔ اس زمانہ کا الدار بھی آپ یہ نہ سمجھ لیں جو آجکل ہے بلکہ مختصر سا مکان تھا ...... جس میں رہنے والے لوگوں کا اگر میں شمار لکھوں تو دنیا تعجب کرنے لگے کہ اتنے لوگ سماتے کہاں تھے اور ان کی موجودگی میں کیونکر حضور ایسی لطیف، اہم اور دقیق ترین علمی تصانیف فرماتے اور مشاغل دینی کی انجام دہی سے عہدہ برآ ہوا کرتے تھے۔ "

(الحکم ۱۴/۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء و اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۱۷۵ تا ۱۷۷)

(باقی آئندہ)

الحاج محمد محسن صاحب یادگیری وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہر مرنے والے کا نام اگر زندہ رہتا ہے تو وہ صرف اس کی نیکیوں کے طفیل ہی زندہ رہتا ہے۔ خاکسار کے تایا الحاج محمد محسن صاحب یادگیری حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ یادگیری کے لڑکے تھے۔ شیخ صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے خرچ چند لڑکوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان بھجوایا تھا جن میں خاکسار کے دادا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب یادگیری بھی تھے۔ الحاج محمد محسن صاحب ان کے بڑے لڑکے تھے

حضرت عبد الکریم صاحب یادگیری وہ مقدس وجود تھے جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ظاہر فرمایا تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب آپؓ قادیان میں زیر تعلیم تھے آپ کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا تھا۔ حضورؑ نے علاج کے لئے انہیں کسولی بھجوا دیا وہاں سے صحتیاب ہو کر واپس قادیان آئے تو آپؓ پر اچانک مخصوص بیماری یعنی ہائیڈروفوبیا کے شدید آثار پیدا ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے بذریعہ تار کسولی کے ڈاکٹر سے علاج کے لئے مشورہ طلب کیا گیا۔ وہاں سے بذریعہ تار جواب آیا کہ Sorry nothing can be done for Abdul Karim یعنی افسوس کہ اس بیماری کے بعد عبد الکریم کا کوئی علاج نہیں اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ڈاکٹروں کے پاس علاج نہیں مگر خدا کے پاس تو علاج ہے چنانچہ حضورؑ نے بڑے درد کے ساتھ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائی۔ اور ظاہری علاج کے طور پر خدائی القاء کے ماتحت کچھ دوا بھی دی۔ اس زمانہ میں اس مرض کے علاج کے لئے کسولی ہی آخری امیدگاہ تھی اور حقیقت یہی ہے کہ ہائیڈروفوبیا کے مریض کسولی سے ناامید ہونے کے بعد موت سے بچ نہ سکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اپنے پاک مسیح کا ایک نشان دکھلانا مقصود تھا چنانچہ حضورؑ کی دعا کی قبولیت کا نشان ظاہر ہوا اور حضرت عبد الکریم صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل تندرست ہو گئے۔ اور لمبی عمر پائی۔

الحاج محمد محسن صاحب انہی کے بڑے فرزند تھے وہ ۱۹۶۴ء میں اپنے خسر مکرم عبد الغفار صاحب نیر گھر کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ مرحوم فرض نماز اور روزہ کی پابندی کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔ حلیم اور نرم گفتار تھے ہر شخص سے خندہ پیشانی نرمی اور مسکراہٹ سے پیش آتے۔ خاکسار کے نام محبت اور نرمی سے ناصحانہ خطوط لکھا کرتے تھے۔ جن میں خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی تلقین ہوتی تھی۔

مرحوم تین سال سے گلے کے کینسر سے بیمار تھے طویل علاج کے باوجود مرض سے افاقہ نہ ہوا اور آخر ۹ جنوری ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک قریباً ۶۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ مرحوم اپنے پیچھے ۷ لڑکے اور دو لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار بشارت احمد حیدر یادگیری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

میاں غلام حیدر صاحب تمیم غیر مبائع کے ساتھ میرا تبادلۂ خیالات

اور اس کی اصل حقیقت

از مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب راولپنڈی

قسط دوم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

۲- " یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا گیا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا "
(خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۳- " جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر رسول اور نبی ہوں - مگر بغیر کسی جدید شریعت کے ۔"
(ایک غلطی کا ازالہ)

پس "مستقل طور" سے مراد یہ ہے کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلعم براہِ راست نبوت کا دعویٰ کرے - اور علیٰ وجہ الحقیقت سے بھی ایسی نبوت مراد ہے جو براہِ راست ہو - چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

وَمَنْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِنَا وَسَیِّدِنَا اَنَّہٗ نَبِیٌّ اَوْ رَسُوْلٌ عَلٰی وَجْہِ الْحَقِیْقَۃِ وَالْاِفْتِرَاءِ وَتَرْکِ الْقُرْاٰنِ وَاَحْکَامِ الشَّرِیْعَۃِ الْغَرَّاءِ فَھُوَ کَافِرٌ کَذَّابٌ

غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوےٰ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہِ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادت میں نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کرے گا۔"
(انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۶)

پس علیٰ وجہ الحقیقت نبوت کا مدعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک وہ شخص ہے جو براہِ راست نبی ہونے کا مدعی ہو - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کوئی الگ دین بنائے - اور اس کے مقابلہ میں جو نبوت آنحضرت کی پیروی اور متابعت کی برکت سے حاصل ہو وہ علیٰ طریق المجاز ہوگی - اور وجہ الحقیقت ہونا صرف طریقِ حصولِ نبوت کے مختلف ہونے کے لحاظ سے ہے نہ اس وجہ سے کہ جس شخص کو علیٰ طریق المجاز یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے نبوت ملے گی وہ نبی نہیں ہوگا۔

اور اس حوالہ کا آخری فقرہ بھی ہمارے مدعا کی تائید کرتا ہے نہ کہ غیر مبائعین کی۔ کیونکہ اگر علیٰ طریق المجاز سے یہ مراد ہو کہ ایسا نبی نبی نہیں تو آخری فقرہ بالکل بے معنی ہو جاتا ہے کہ میں مخلوق کی دھمکی سے اس لئے نہیں ڈرتا کہ میں نبی نہیں ہوں - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہ تھی جس پر لوگ آپ کو دھمکی دیتے - پس اصل بات یہ ہے کہ اس جگہ آپؑ نے اس نبوت کا دعوےٰ کیا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوئی ہے اور اپنی وحی کا حوالہ دیا تھا جس میں آپ کو نبی اور رسول کرکے پکارا گیا تھا۔ اور یہ بات چونکہ مسلمانوں کے مروجہ عقیدہ کے خلاف تھی اور وہ مدعی نبوت کو واجب القتل سمجھتے تھے اس لئے آپؑ نے فرمایا چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے نبی قرار دیا ہے اور یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے مجھے ملی ہے اور یہ نبوت علیٰ وجہ الحقیقت نہیں یعنی ایسی نہیں کہ جس سے شریعت محمدیہ کا نسخ لازم آئے - یا احکامِ شریعت کی تبدیلی یا نئے کلمہ کو مستلزم ہو - اس لئے میں اس قسم کی نبوت کے دعوےٰ کو مخلوق کی دھمکی کی وجہ سے چھوڑ نہیں سکتا اور نہ چھپا سکتا ہوں - پس غیر مبائعین کا اس حوالہ سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں قطعاً غلط ہے۔

میاں غلام حیدر صاحب تمیم نے اپنے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی ثابت کرنے کے لئے ایک اور حوالہ "ازالہ اوہام" سے حسبِ ذیل دیا ہے :-
"نبوت کا دعوےٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعوےٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔" (صفحہ ۴۲۱)

میں نے اپنے پرچہ "تبدیلیٔ عقیدہ" میں سات دلائل دئے تھے جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلیٔ عقیدہ روزِ روشن کی طرح ثابت کی گئی تھی - اس کے بعد حضور کی کتب سے ۲۸ حوالجات لکھے تھے جن سے حضرت اقدس کا دعویٔ نبوت بالکل عیاں ہے - مگر میاں صاحب نے میرے دلائل اور حوالجات کو نظر انداز کر دیا تھا - اور ان کا جواب ان کی طرف سے یہ ملا کہ مجھے دلائل کی ضرورت نہیں مجھے یہ دکھایا جائے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں یہ لکھا ہو کہ ۱۹۰۱ء/۱۹۰۲ء میں اپنے دعوٰیٔ نبوت میں تبدیلی کی تھی۔ (مکتوب نمبر ۲)

میاں صاحب کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دعوٰئے نبوت میں تبدیلی نہیں کی عقیدۂ نبوت کے متعلق تبدیلی کی۔ اور ان کے مطالبہ کے متعلق لکھا کہ :-

" میاں صاحب ! بات اصل میں یہ ہے کہ کسی نبی یا کسی مامور نے کبھی ایسا اعلان نہیں کیا۔ صرف ان کے بعد کے کلام میں تفصیلات سے متعلق علم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے کلام سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضورؑ نے اپنے عقیدہ میں تبدیلی کی۔"

" کیا کسی مامور نے ایسا کیا ہے ہمیشہ تدریجی طور پر مامور ترقی کرتے ہیں - ہر مرحلہ پر یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کہے کہ اب میں نے فلاں عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے - جیسا کہ دیکھئے حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک وقت میں فرماتے ہیں کہ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ کہ جو یہ کہے کہ میں یونسؑ بن متی سے بڑا ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے - پھر فرمایا لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی کہ مجھ کو موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو - پھر کسی شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے عرض کیا یا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ تو آپ نے فرمایا ذَاکَ اِبْرَاھِیْمُ علیہ السلام کہ میں تمام انسانوں سے افضل نہیں بلکہ ابراہیم علیہ السلام تمام انسانوں سے افضل ہیں پھر دوسرے وقت پر فرمایا کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ کہ میں تمام انسانوں کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں - پھر فرمایا اَنَا اِمَامُ النَّبِیِّیْنَ وَاَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ کہ میں تمام نبیوں کا امام اور رہبر ہوں۔"

میاں صاحب ! کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں یہ فرمایا ہو کہ میں نے فضیلت کے سلسلہ میں حضرت یونسؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ پر فضیلت کے عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے ... اگر آپ کی طرح کوئی یہ سوال کرے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث سے یہ دکھایا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عقیدۂ فضیلت میں تبدیلی کر لی تھی ......
میاں صاحب یہ آپ کی سینہ زوری ہے کہ آپ ایسا کہہ رہے ہیں - میں نے اپنے مکتوب (تبدیلیٔ عقیدہ) میں یہ روزِ روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر نبی نہیں اور اپنے دلائل اور حوالہ جات سے یہ ثابت کیا ہے کہ آپؑ زمرۂ انبیاء کے ایک کامل فرد ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی اور دوسری تحریرات کے تقابل سے ہی ثابت ہو سکتا ہے کہ حضور نے اپنے پہلے عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے - اور آپ کا یہ مطالبہ درست نہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ دکھاؤں کہ میں نے ۱۹۰۱ء سے اپنے عقیدۂ نبوت میں تبدیلی کر لی ہے - بلکہ جیسا کہ میں نے لکھا ہے کہ حضورؑ کے بعد کے کلام سے ہی یہ معلوم ہو گا کہ آپؑ نے اپنے پہلے عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے - یہ ضروری نہیں کہ حضورؑ ان الفاظ میں اعلان فرماتے کہ میں نے فلاں فلاں عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے۔" (میرا مکتوب نمبر ۲ صفحہ ۱۰)

مگر میاں غلام حیدر صاحب تمیم کے پاس میرے دلائل اور حوالجات کا کچھ جواب نہیں تھا - صرف اسی نامعقول مطالبہ پر اڑے رہے کہ مجھے دلائل نہیں چاہئیں - مجھے یہ

دکھایا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ لکھا ہو کہ میں نے ۱۹۰۱ء سے اپنے عقیدۂ نبوت میں تبدیلی کر لی ہے۔ بار بار توجہ دلانے کے باوجود میرے پرچہ "تبدیلی عقیدہ" کا جواب دینے سے قاصر رہے۔

اس کے بعد دوسرا پرچہ بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ زمرۂ اولیاء کے ایک فرد تھے" مجھے بھیج دیا۔ اس کے جواب میں میں نے تفصیل کے ساتھ اپنا پرچہ بعنوان "حضرت مسیح موعود زمرۂ انبیاء کے ایک کامل فرد ہیں" تحریر کیا میں نے اپنے پرچہ کے شروع میں لکھا کہ "آپ کے ارسال کردہ پرچہ کا مسکت جواب میرے پرچہ ۱ درباره تبدیلی عقیدہ میں موجود ہے بہت ہے تو اس پر قلم اٹھائیں۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالجات سے حضورؑ کو ایسا نبی ثابت کیا جو زمرۂ انبیاء کا ایک فرد ہے۔ پہلے میرے دلائل اور حوالجات اور سوالات کا جواب دیں۔ اور انکار نبوت کے حوالجات کو میرے پیش کردہ ۲۸ حوالجات سے تطبیق دے کر دکھائیں۔ مزید کچھ لکھا جائے گا۔ اس پرچہ میں ۱۹۰۱ء سے پہلے حوالجات سے متعلق سردست کچھ نہیں لکھا جائے گا۔ البتہ جو حوالجات آپ نے ۱۹۰۱ء کے بعد کی کتب سے بزعم خود انکار نبوت کے لکھے ہیں ان کے متعلق آپ کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاتا ہے" (ص ۱)

میاں صاحب نے تیس حوالجات بزعم خود انکار نبوت کے سلسلہ میں لکھے تھے میں نے تمام حوالجات کے مکمل جواب دے کر انہیں کتب سے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا ثبوت پیش کیا جن سے میاں صاحب نے حضرت اقدسؑ کو غیر نبی ثابت کیا تھا۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نبوت کے سلسلہ میں اپنے پرچہ میں ۲۸ حوالجات حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور ملفوظات سے دیئے جن کے متعلق آپ نے بالکل چپ سادھ لی۔

تین چار ماہ کے بعد پھر یہ حوالہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ:۔

"نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا کے حکم سے کیا گیا ہے"

اس کا جواب میاں صاحب کو یہ دیا گیا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنے اظہار غیب کے ہیں"

(ایک غلطی کا ازالہ)

اس سے عیاں ہے کہ حضرت نے تعریف نبوت میں تبدیلی فرما کر زمرۂ انبیاء کا فرد ہونے کا دعوےٰ فرما دیا۔ پہلے اپنے آپ کو محدث خیال فرماتے تھے۔ نبی کے لفظ سے تاویل فرما لیتے۔ حالانکہ اس وقت بھی نبی کی یہی لغوی تعریف فرماتے تھے۔ "ایک غلطی کا ازالہ" میں تحریر فرماتے ہیں خدا سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام رکھتا ہے نہ کہ محدث کا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت اقدسؑ کی نبوت محدثیت والی نبوت نہیں بلکہ حضرت قرآنی آیت لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ میں اپنے آپ کو شمار فرماتے ہیں

(دیکھیں میرا پرچہ تبدیلی عقیدہ ص ۱۱)

اس حوالہ کے سلسلہ میں دوسرا جواب یہ دیا گیا تھا کہ:۔

"آپ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ "نبوت کا دعویٰ نہیں محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے" یہ درست ہے مگر حضرتؑ نے نبوت کا دعویٰ بھی تو خدا کے حکم سے کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

۱۔ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں"

(آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۲۔ "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں ولکل ان یصطلح

اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۷، ۶۸)

اگر محدثیت کا دعوےٰ خدا کے حکم سے کیا گیا تو نبوت کا دعوےٰ بھی تو خدا کے حکم کے موافق کیا گیا۔ پس محدثیت کا درجہ نبوت سے کم ہے۔ لہٰذا حضرت اقدسؑ نبی ہوئے اور آپ کا استدلال درست نہیں

(پرچہ تبدیلی عقیدہ ص ۵۳)

میاں صاحب! خدارا بتائیں آپ نے میرے حوالجات اور استدلال کا کوئی جواب دیا۔؟ اگر نہیں دیا تو پھر آپ نے اب اسے حضرت اقدسؑ کے انکار نبوت کے سلسلہ میں کیوں پیش کیا۔ اور اپنے ناظرین کو کیوں دھوکا دیا کہ آپ نے میرے خط کے جواب میں یہ حوالہ پیش کیا تھا۔ اُف! اس قدر غلط بیانی!

میں نے اپنے پرچہ تبدیلی عقیدہ کے ثبوت میں سات دلائل اور تین درجن حوالجات لکھے تھے جن سے حضرت اقدس کی نبوت اظہر من الشمس تھی۔ جب تک آپ میرے پرچہ تبدیلی عقیدہ کے دلائل کو توڑتے نہیں اور میرے حوالجات کا جواب نہیں دیتے آپ ۱۹۰۱ء سے قبل کے حوالجات انکار نبوت کے ہرگز پیش نہیں کر سکتے۔

باقی خرچ میں نے اٹھائیس حوالجات جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نبی ہونا ثابت ہوتا ہے آپ کے سامنے رکھ کر کہا تھا کہ کالم اول میں اپنے پیش کردہ حوالجات لکھیں۔ دوسرے کالم میں میرے پیش کردہ ۲۸ حوالجات لکھیں اور تیسرے کالم میں تطبیق دے کر حضرت اقدسؑ کو غیر نبی ثابت کریں۔ مگر آپ کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

باقی آئندہ

درویش فنڈ

وہ خوش قسمت احباب جنہوں نے اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے، قدر دانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اپنے درویش بھائیوں کی امداد فرمائی ہے ان کی پہلی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مورخہ ۷ فتح ۱۳۴۸ ہش کو پیش ہونے پر حضور پُر نور نے ان خدام کے لئے دعا فرماتے ہوئے

جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا ہے

اب درویش فنڈ کی تحریک تمام جماعتوں کو تعداد کے لحاظ سے اس ترمیم کے ساتھ بھجوائی گئی ہے کہ اہل ثروت احباب کے علاوہ باقی دوست بھی صرف

بارہ روپے سالانہ

ادا کر کے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مبلغین کرام و عہدیداران جماعت بطور خاص ہر دوست کو اس تحریک میں شامل کرنے کے لئے خاص مہم چلا کر ممنون فرمادیں۔ تا ۱۵ مارچ ۱۹۷۰ء (ماہ امان ۱۳۴۹) کو جو دوسری فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعاء پیش ہونی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کے نام شامل ہو سکیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تبصرہ

مکرم ڈاکٹر گیان سنگھ صاحب سکین پردھان پنجابی گیان سبھا ترسکہ ضلع امرتسر بذریعہ خط لکھتے ہیں کہ آپ کے اخبار بدر میں جو گورو نانک نمبر شائع ہوا تھا وہ بڑا ہی دلچسپ اور مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اس کو ڈاکٹر گوردیال سنگھ۔ ڈاکٹر بابا سنگھ۔ ڈاکٹر صاحب سنگھ ڈاکٹر اجیت سنگھ۔ مسٹر ملکھا سنگھ۔ مسٹر بوادا اس۔ مسٹر بور سنگھ۔ کیا منگل سنگھ نے پڑھ کر بہت ہی تعریف کی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ کی جماعت ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اور پرماتما آپ لوگوں کا مددگار ہو۔ خط ۶۹-۱۲-۲۵

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

موجودہ مالی سال کے صرف ساڑھے تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن موصیوں کے ذمہ بقایا ہے یا تدریجی بجٹ کے لحاظ سے کم وصولی ہو رہی ہے انہیں دفتر ہذا کی طرف سے باقاعدہ ہر دوسرے ماہ اطلاع بھجوائی جاتی ہے۔ ایسے تمام موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ ہمت اور کوشش کر کے بقایا کی ادائیگی کر دیں۔ یا جو کمی رہ گئی ہے اسے پورا کر دیں تاکہ اپریل کے آخر تک ان کے ذمہ کوئی بقایا نہ رہ جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب موصیوں کو توفیق بخشے کہ وہ بروقت ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

دارالہجرت ربوہ میں ۷۸واں جلسہ سالانہ

رپورٹ بقیہ صفحہ اوّل

جو ربوبیت تامّہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امّارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جہنم لبنی ہے سو میں بتوفیق تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا زندگی بخش الفاظ سنانے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی یہ جوش پیدا کیا ہے کہ میری جان آپ پر قربان ہو۔ میں ہمیشہ آپ کے لئے ہر رنگ میں دعا کرتا رہتا ہوں۔ جب آپ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے سفر کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اس وقت میں سفر کی تکالیف کا خیال کر کے آپ سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی امان اور حفاظت چاہتا ہوں۔ پھر جب آپ یہاں پہنچ جاتے ہیں تو مجھے یہ فکر رہتی ہے کہ ہمارے رضاکاروں کی غفلت کی وجہ سے کہیں آپ کو تکلیف نہ پہنچے۔ پھر مجھے یہ فکر رہتی ہے کہ آپ جس مقصد کی خاطر یہاں آئے ہیں کہیں وہ آفاتِ نفس کی وجہ سے آپ کی آنکھوں سے اوجھل نہ ہو جائے۔

حضور نے فرمایا میں سارا سال آپ کے لئے جو دعائیں کرتا رہتا ہوں اور جو دراصل سورۂ فاتحہ ہی کی دعاؤں کا خلاصہ ہیں۔ وہ میں اس وقت بلند آواز سے پڑھوں گا آپ سب دوست آمین کہتے رہیں۔

اس مختصر لیکن انتہائی پُر اثر خطاب کے بعد حضور نے سورۂ فاتحہ کے خلاصہ کے طور پر بآواز بلند چند نہایت جامع دعائیں پڑھیں ان پُرسوز دعاؤں کے تسلسل میں حضور نے یہ دعا بھی پڑھی کہ

اے ہمارے رب! ہمارے مالک! اپنے ہی فضل سے ہمارے دلوں میں اپنی ذاتی محبت کا شعلہ بھڑکا۔ اپنے نشانوں سے اپنی ہستی پر ہمیں حق الیقین بخش۔ اے ہمارے محبوب! اپنے چہرے سے نقاب اٹھا اور رخ انور کا ہمیں جلوہ دکھا۔ اے محسن! تیرے احسان کی نورانی لہریں ہمارے فانی وجود میں کروٹ لیں۔ ہمارا ذرہ ذرہ تجھ پر قربان۔ تیری سوزش محبت ہر وقت ہمارے سینہ کو گرمائے رہے۔ تیری عظمت اور تیرے جلال کا جلوہ کچھ اس طرح ہمیں اپنی گرفت میں لے کہ دنیا اور اس کی ہر شئے تیری ہستی کے آگے مردہ متصور ہو۔ ہر خوف تیری ہی ذات سے وابستہ رہے۔ تیرے در د میں لذت پائیں اور تیری خلوت میں راحت۔ تیرے بغیر دل کو کسی پہلو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو

جب حضور یہ دعائیں پڑھ رہے تھے تو جلسہ گاہ میں موجود ہزارہا احباب پر وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ وہ تضرع اور ابتہال کے ساتھ ان دعاؤں کو زیر لب دہرا رہے تھے اور ہر دعا پر نہایت سوز و گداز اور رقت کے ساتھ آمین اللّٰہم آمین کہتے جاتے تھے

ان جامع اور پرسوز دعاؤں کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ساتھ ہی ہزارہا مومنین کے ہاتھ بھی دعا کے لئے اٹھ گئے۔ یہ اجتماعی دعا بھی نہایت سوز اور رقت کے عالم میں اختتام پذیر ہوئی اور اس طرح ہمارے ۷۸ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔

پُرمعارف خطبہ جمعہ

جلسہ کے پہلے دن ۲۶ رفتح (دسمبر) کو جمعہ کا مبارک دن تھا۔ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر حضور اقدس نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں حضور نے سورۂ مائدہ کی آیت ۲۔ اور سورۃ الحج کی آیات ۳۱۔۳۲۔۳۳۔۳۷۔ اور ۳۸ کی تلاوت فرمائی۔ اور ان کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصولی طور پر ہمیں دو ایسی ہدایتیں دی ہیں جو اسلام میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ ۱۔ حقوق اللہ ادا کرو۔ ۲۔ حقوق العباد ادا کرو۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو بندے کا کوئی حقیقی حق بنتا ہی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے حقوق بھی قائم فرمائے۔ اور انہیں ضروری قرار دیا۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں اسلام کے جن احکام پر خاص طور پر زور دیا ہے ان میں حقوق العباد کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ حضور علیہ السلام نے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والے کمزوروں کی عزت و احترام کو بھی قائم کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو افراد طاقت اور استطاعت رکھتے ہیں وہ اپنے کمزور بھائیوں کو مدد دیں اور ان کا سہارا بنیں جماعت میں نئے آنے والوں کی کمزوریوں کی پردہ پوشی کی جائے اور ان کے ساتھ ملائمت اور شفقت کا سلوک کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ جمیل

مورخہ ۲۷ رفتح (دسمبر) کو حضور نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ کی سٹیج پر تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں اس کے بعد حضور نے ایک نہایت ایمان افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ جو کم و بیش دو گھنٹے تک جاری رہی حضور کی اس نہایت درجہ بصیرت افروز تقریر سے قبل حافظ محمد صدیق صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی جس کے بعد حضور نے اپنے دست مبارک سے مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ میں سے اوّل آنے والی مجالس کو علم انعامی عطا فرمائے۔ ازاں بعد حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم چوہدری شبیر احمد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس مشہور نظم کے چند منتخب اشعار نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنی تقریر کے آغاز میں سلسلہ کی طرف سے شائع کردہ چند نئی کتب اور اخبارات و رسائل کے خریدنے کی تحریک فرمائی۔ بعدۂ حضور نے فرمایا کہ اس سال اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو فضل نازل کئے اور جس طرح اپنی تائید و نصرت سے نوازا اب اس کا کچھ تذکرہ اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات کے حقیر سے تحفے کے طور پر کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم پر اللہ تعالیٰ کے جو فضل نازل ہوتے ہیں ہم ان کا اظہار اس لئے نہیں کرتے کہ ہمیں ان پر کوئی فخر ہے۔ ہم تو محض تحدیث نعمت کے طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں کہ باوجود ہر طرح کی کمزوریوں کے اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل نازل کئے

اس کے بعد حضور نے سب سے پہلے فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ تحریک حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں اور حضور کے مقاصد عالیہ کو پورا کرنے کے لئے احباب جماعت کے سامنے رکھی گئی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ اس تحریک میں ۲۵ لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ۳۲ لاکھ روپیہ سے بھی زائد رقم اس فنڈ میں معینہ مدت کے اندر فراہم کر دی۔

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالنے کے بعد حضور نے تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا جو وسیع اور عظیم الشان کام ہو رہا ہے اس پر مختصراً روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ (۱) سویڈن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت قائم ہو گئی ہے (۲) اس سال اللہ تعالیٰ کا دوسرا خاص فضل ہم پر یہ ہوا کہ ہم جاپان میں تبلیغی مشن قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں (۳) امسال ہی مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے تبلیغی سروے کے سلسلے میں ترکی۔ ایران اور یوگوسلاویہ کا دورہ کیا یوگوسلاویہ وہ پہلا کمیونسٹ ملک ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری ایک منظم جماعت قائم ہو گئی ہے۔ (۴) مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے احمدی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ (۵) امریکہ مشن نے اپنا پریس قائم کیا ہے (۶) ڈچ زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے (۷) امسال یورپ میں ۵۶ افراد نے اور امریکہ میں ۲۰۸ افراد نے حق کو قبول کیا۔ (۸) تحریک جدید نے اس سال مختلف اہم موضوعات پر ۱۹ کتب شائع کیں۔

وقف جدید کے کام کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ اس سال وقف جدید نے بڑا ہی اچھا کام کیا ہے حضور نے فرمایا وقف جدید کے چندہ کی وصولی تو پہلے سے زیادہ ہے۔ مگر اتنی نہیں کہ جس سے ہم خوش اور مطمئن ہو سکیں۔ حضور نے تحریک وقف عارضی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بہت سے احباب نے اس تحریک کے ماتحت تربیت اور تعلیم القرآن کا مفید کام کیا ہے۔ لیکن اس کی طرف بھی جماعت کو پہلے سے زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور نے سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی جو تحریک فرمائی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس تحریک کی تعمیل کے سلسلہ میں ہماری بہنیں اور بچیاں مردوں سے آگے نکل چکی ہیں۔ مردوں کو اس طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال ۱۴ دسمبر ۱۹۶۹ء تک جو چندے وصول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت ہمارے چندوں میں سوا دو لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخر میں حضور نے اشتراکیت اور اسلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کہنا کہ صرف اشتراکیت یا سوشلزم کو غریب سے ہمدردی ہے

غلط ہے۔ غرباء کا حقیقی معنوں میں ہمدرد اور خیر خواہ سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ ہم اسلام کے اس نظریہ کو جہاں تک ہماری طاقت اور اختیار میں ہو عملی شکل میں قائم کر کے دکھائیں حضور نے اس سلسلے میں ایک کمیٹی کے تقرر کا بھی اعلان فرمایا جو احمدی کارخانہ داروں اور زمینداروں کے حالات اور دیگر امور پر غور کر کے ایسی معیّن تجاویز مرتب کرے گی جن سے اسلامی اصولوں کے مطابق غرباء کے حقوق کی ادائیگی کا انتظام ہو سکے۔

روح پرور اختتامی خطاب

۲۸ ماہ فتح (دسمبر) کو جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ظہر و عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم ثاقب صاحب زیروی کی ایک تازہ نظم بعنوان "عالمِ اسلام بارگاہِ خیر الانام میں" کے بعد حضور نے نہایت درجہ روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

حضور نے اپنی اس معرکۃ الآرا علمی تقریر (یعنی حقیقتِ محمدیہ) کے تسلسل میں اصل موضوع پر تقریر شروع کرنے سے قبل وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ اور احباب کو پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ اسی موقع پر حضور نے یہ تحریک بھی فرمائی کہ وقفِ جدید کے معلمین کے طور پر زیادہ سے زیادہ احباب میدانِ عمل میں آئیں۔

حقیقتِ محمدیہ کا مسحور کن تذکرہ

بعدہٗ حضور نے سورہ النجم کی آیات ۴ تا ۱۱ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بڑے ہی مسحور کن انداز میں واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود مقصودِ کائنات ہے۔ جملہ انبیاء میں سے یہ مقام صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کو حاصل ہے۔ اس کے بعد حضور نے آنحضرت صلعم کے اس انتہائی اعلےٰ وارفع مقام پر ایسے اچھوتے اور مسحور کن انداز میں روشنی ڈالی کہ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اس موقع پر حضور نے انبیاء ماسبق میں سے الگ الگ ہر ایک کے مقام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلیٰ وارفع مقام کو بھی بہت مسحور کن انداز میں واضح فرمایا۔

حقیقتِ محمدیہ کو بڑی عمدگی سے واضح کرنے کے بعد حضور نے بنی نوعِ انسان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیشمار احسانات اور آپؐ کی وساطت سے بنی نوعِ انسان پر نازل ہونے والی بے انداز رحمتوں میں سے باندازِ اقتضائے وقت چار احسانات اور رحمتوں پر قرآن مجید۔ احادیثِ نبوی، اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد ایمان افروز اور وجد آفریں حوالہ جات کے رو سے بصیرت افروز پیرائے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور انور کی یہ تقریر گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ کی علمی تقریر کی طرح ٹھوس اور پُر مغز اور معلوماتی تھی۔ باینہمہ نہایت سادہ اور عام فہم تھی۔ اور علوم و معارف کا ایک بحرِ بے کراں تھا جس نے ہزاروں ہزار سامعین کو روحانیت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق اپنے دامن ہائے استعداد علمی حقائق و دقائق کے موتیوں اور جواہر سے مالا مال کر دیا۔ اور خدا کے فضل سے ان تمام سامعین نے اپنے گھروں کو لوٹ کر اپنے اعزہ واقارب واحباب کو بھی ان علمی جواہر سے وافر حصّہ دیا ہو گا۔

باقی آئندہ

مجلس شوریٰ ۱۳۴۷ ہش ۱۹۶۸ء کے اہم فیصلہ جات

بسلسلہ چندہ تحریکِ جدید

۱۔ جماعتیں ایسے کمانے والے افراد کی مکمل فہرستیں (مع تفصیل آمدن) جو تحریکِ جدید کے کسی بھی دفتر میں شامل نہیں تیار کریں ۔۔۔۔۔ اور آئندہ ہر سال ایسی فہرستیں آخر تبلیغ (فروری) تک وکالتِ مال کو بھجوا دی جایا کریں۔

۲۔ ایسے افراد کو اجتماعی اور انفرادی طور پر عہدیداران جماعت تحریک کریں کہ وہ حسبِ مقدرت دفتر سوم میں شامل ہوں۔ اور وعدہ جات کی فہرست اس سال ۱۵ احسان (جون) تک وکالتِ مال کو ارسال کر دی جائے۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں فہرستوں کا جائزہ لینے کے بعد وکالتِ مال بھی ایسے افراد کو جنہوں نے شمولیت نہیں کی۔ انفرادی طور پر دفتر سوم میں شمولیت کی تحریک کرے۔

۴۔ امراء اور دیگر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ یہ عہد کریں کہ وہ حتی المقدور کوشش کریں گے کہ ان کی جماعت کے دفتر سوم کے چندہ کی مقدار دفتر اول و دفتر دوم کے چندوں کی مجموعی مقدار کا کم از کم ۳۰ فیصدی ہو جائے۔

۵۔ بچوں اور مستورات کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ کا خصوصی تعاون حاصل کیا جائے

۶۔ جن جن علاقوں میں صوبائی یا علاقائی نظام قائم ہے وہاں کے صوبائی یا علاقائی امراء اگر یہ دیکھیں کہ کسی قریبی علاقہ یا مقامی جماعت کے عہدیداران بہت اچھا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کامیاب جماعت کے عہدیداران سے یہ درخواست کریں کہ وہ ان جماعتوں میں جہاں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو رہی دورہ کر کے احبابِ جماعت کو اس میں شامل ہونے کی ترغیب دیں

۷۔ اگر کسی علاقہ میں خاطر خواہ کامیابی نظر نہ آئے تو اس علاقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی درخواست پر وکالتِ مال۔ یا خود اپنے طور پر ۔۔۔۔ اس علاقہ کا دورہ کر کے احباب کو اس مالی جہاد میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

امید ہے کہ جملہ عہدیداران ان فیصلہ جات کا بغور مطالعہ کریں گے اور ان پر عمل کر کے ایسے افراد جو ابھی تک تحریکِ جدید کے کسی بھی دفتر میں شامل نہیں ہیں اور ان کی تحریک اور کوشش کے باوجود شامل نہیں ہوتے ان کی فہرست آخر تبلیغ (فروری) تک دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں تاکہ ان احباب کو شامل کرنے کے لئے ان فیصلہ جات کی روشنی میں مزید کارروائی کی جا سکے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ یعنی بیگم صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب مرحوم سکندرآباد کو وسطِ دسمبر میں دمہ کی شدید تکلیف لاحق ہو گئی تھی۔ ازاں بعد اس سے آرام آ گیا تھا۔ اب دوبارہ ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ قارئینِ بدر سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت دے۔ آمین

مرزا وسیم احمد۔ قادیان

دعائے مغفرت

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب مبلغ چمبہ نے اطلاع دی ہے کہ مکرم بابو غلام رسول صاحب صدر جماعت احمدیہ چمبہ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا۔ میرے خسر محترم سید محمود علی صاحب آف کرنول۔ آندھرا پردیش کی ہڈی میں تکلیف کے باعث بیمار ہیں ان کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار محمد کریم الدین مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت

امسال جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر خاکسار کی دادی بقضائے الٰہی اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک کثیر مجمع کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ مرحومہ کو بلندی درجات عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار شبیر احمد ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم سید عبد المنصور صاحب کارکن نظارت امورِ عامہ قادیان کی اہلیہ بغرضِ زچگی لال ہسپتال امرتسر میں داخل ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر نے کیس کو تشویشناک بتایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ ان کو بسہولت فراغت ہو جائے اور زچہ و بچہ صحت و سلامتی پائیں۔

ایڈیٹر بدر

۲۔ خاکسار کا لڑکا اس ماہ کی ۱۳ تاریخ سے ڈاکٹری کا امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار فضل الرحمٰن۔ خوردہ (اڑیسہ)

حضرت بابا نانکؒ کی پنج صد سالہ برسی اور احمدی مبلغ کی مصروفیات

از مکرم محمد نور عالم صاحب احمدی نائب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ (مغربی بنگال)

اس سال ہندوستان کے طول و عرض میں گورو نانک جی مہاراج کی پنج صد سالہ برسی منائی گئی۔ مغربی بنگال میں بھی اس سالگرہ کے موقعہ پر بڑے جوش و خروش سے جلسے منعقد کئے گئے۔ مختلف شہروں سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج کلکتہ کے نام بھی دعوت نامے موصول ہوئے۔ اب تک بہار اور مغربی بنگال کے کئی شہروں میں مولوی صاحب موصوف نے سالگرہ کی تقریب میں شرکت کی۔ اور متعدد جلسوں کو خطاب کیا۔ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں احمدیہ نقطۂ نظر کو عوام کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے اختصار کے ساتھ بعض جلسوں کی روئیداد پیش کی جاتی ہے۔

(۱) ـــــ سندری، ضلع دھنباد (بہار) کا ایک جدید شہر ہے۔ یہاں ہندوستان کی سب سے بڑی فرٹی لائیزر فیکٹری قائم ہے۔ اس فیکٹری کے علاوہ سندری میں بہت سی ذیلی فیکٹریاں بھی قائم ہیں جہاں لاکھوں کی تعداد میں مزدور کام کرتے ہیں۔ ۱۰ر نومبر ۶۹ء کو سکھوں نے یہاں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جس کی صدارت رانی گنج کول ایسوسی ایشن لمیٹڈ کے جنرل منیجر مسٹر جے۔ ایس۔ گریوال نے کی۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے یہاں ایک بہت بڑے مجمع کو خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ بیان کرنے کی بجائے بہتر ہوگا کہ اس موقعہ پر شری سالیگرام گرسائیں کی طرف سے جاری شدہ انگریزی رپورٹ کا اردو اقتباس پیش کیا جائے :-

"مولوی شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا کہ گورو نانکؒ کی تعلیمات نے ہندوؤں اور مسلمانوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ فرمایا کہ سب سے پہلے مسلمانوں نے اُن کی طرف توجہ کی تھی اور اُن کی عظمت کے قائل ہوئے تھے۔ اپنے موقف کی تائید میں مولانا نے بطور حوالہ رائے بولار شاہ کا نام جن کے پاس نانکؒ کے والد ملازم تھے پیش کیا۔ نواب دولت خاں لودھی اور شہنشاہ بابر کا بھی ذکر کیا۔ ان سبھوں کے دلوں میں گورو نانک کیلئے بے حد عقیدت تھی ..... مولانا نے عوام کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ کسی بھی فرقہ کے چند سر پھروں کی حماقتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے فرقہ وارانہ عصبیت کو ترک کر دیں ..... فرمایا کہ دوسرے فرقوں کی خامیوں کو نہ دیکھیں۔ بلکہ اس کے محاسن کو دیکھنے والی نظر پیدا کریں کہ یہی وہ طریق ہے جس سے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کو ہمیشہ کے لئے ختم کیا جا سکتا ہے۔"

(۲) ـــــ گورو نانکؒ کی پنج صد سالہ برسی کلکتہ میں وسیع پیمانہ پر منائی گئی۔ کلکتہ میدان میں دیدہ زیب و مسجع پنڈال کے اندر منعقد ہونے والی تقریبات کی سب سے اہم نشست ۲۳ر نومبر ۱۹۶۹ء کو اتوار کے دن ہوئی۔ اس نشست میں ریاست مغربی بنگال کے گورنر اور ریاستی کابینہ کے وزراء بھی شریک ہوئے۔ تقریری پروگرام میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کا نام اہم حیثیت رکھتا تھا۔ خاکسار کے علاوہ آپ کے ہمراہ مکرم سید کریم بخش صاحب، امیر جماعت کلکتہ، مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے، مکرم شہاب الدین صاحب، مکرم صلاح الدین صاحب، مکرم شیر افگن صاحب آزاد بی اے بی۔ ایل۔ اور مکرم زبیر علی خان صاحب تھے۔

مکرم مولوی امینی صاحب نے ایک لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل جلسے کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گورو نانکؒ صدق دل سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل تھے۔ اور آپ کو حضرت رسول کریم صلعم سے بھی محبت و عقیدت تھی۔ اس موقعہ پر آپ نے سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب سے کچھ شلوک اور دوہے ٹھیٹھ پنجابی لہجے میں پڑھ کر سنائے اور کچھ حوالے جنم ساکھی شری گوبند سنگھ سبھا اور جنم ساکھی بھائی بالا سے پیش کئے۔ مولوی صاحب موصوف نے سکھوں کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ پہلا انسان جس نے بچپن میں ہی حضرت بابا نانکؒ کی پیشانی پر روحانی عظمت کا نور دیکھا تھا تلونڈی کا مسلمان رئیس رائے بولار شاد تھا جس نے آپؒ کے والد مہتہ کالو جی کو گورو نانکؒ جی سے شفقت و پیار کا برتاؤ کرنے کی تلقین کی تھی۔

فاضل مقرر نے سکھ صاحبان سے پوچھا کہ رائے بولار پہلا سکھ تھا یا آپ لوگ پہلے سکھ ہیں۔ جنہوں نے حضرت بابا نانکؒ کو بعد میں پہچانا۔ مزید فرمایا کہ بابا نانکؒ کا محبوب ترین مرید بھائی مردانہ جو مسلمان تھا ہمیشہ سفر حضر میں آپ کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ بابا نانکؒ کی زندگی کے بعض اہم واقعات بھائی مردانہ کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ بھائی مردانہ کہا دوسرا سکھ ہے جو اپنی عقیدت اور فدائیت کے لحاظ سے تمام دیگر مریدوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تیسرا سکھ یقیناً شہنشاہ بابر تھا۔ جس نے امین آباد کی مہم سر کرنے کے بعد قیدیوں کی صف میں گورو نانکؒ کو پایا اور آپؒ کے رخ انور پر انلال الٰہی دیکھ کر اس درجہ متاثر ہوا کہ بابر نے کہا گورو جی آپ جو چاہیں مجھ سے مانگیں گورو نانکؒ نے فرمایا کہ امین آباد کے تمام قیدیوں کو رہا کر دو۔ ہندوستان کے شہنشاہ نے اس مقدس فقیر کی خواہش کا احترام کیا اور تمام اسیرانِ جنگ کو رہا کر دیا۔

تقریر ختم کرتے ہوئے مولوی صاحب نے فرمایا کہ بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گورو نانکؒ کے بارے میں اپنی کتاب پیغام صلح میں فرماتے ہیں :-

"اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ بابا نانکؒ ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور اُن لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزّ و جلّ اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے۔"

سامعین کا ہر طبقہ اِس طرزِ نو کی تقریر سے متاثر تھا۔ تقریر ختم ہوتے ہی اسٹیج پر بہت سے سکھ اور ہندو صاحبان آکر مولوی صاحب سے ملے۔ اور مبارک باد پیش کی۔ بعضوں نے آپ سے تعارفی کارڈ بھی لئے۔ ... کلکتہ کے باہر کے سکھ دوستوں نے اپنے اپنے جلسوں میں مکرم مولوی امینی صاحب کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔

(۳) ـــــ ۲۴ر نومبر ۱۹۶۹ء کو موضع شاہ گنج کے سکھ گوردوارے میں جو ڈنلپ فیکٹری کے سامنے واقع ہے مکرم مولوی امینی صاحب کی تقریر ہوئی۔ یہ قصبہ بنڈیل اسٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس سفر میں مکرم مشرق علی صاحب ... سیکرٹری تبلیغ بھی ہمراہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تقریر کو بھی کامیابی کی خلعت سے نوازا۔

(۴) ـــــ ۳۰ر نومبر ۱۹۶۹ء کو مکرم مولوی امینی صاحب بیرک پور شہر تشریف لے گئے یہاں سکھوں کے گوردوارے میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی صاحب موصوف نے حضرت گورو نانکؒ کی سیرت پر محققانہ تقریر کی اور بڑی وضاحت سے احمدیت کے مطمح نظر کو پیش کیا۔

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کو رمضان المبارک میں متعدد شہروں میں جا کر سکھوں کے جلسوں میں خطاب کرنا ہے اللہ تعالےٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے اور آپ کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بدر

آپکا مرکزی ترجمان ہے اس کی توسیع اشاعت ... حقیقتاً آپکا جماعتی فرض ہے۔ ... ادائیگی کے لئے۔ ● خود خریدار بنئے۔ ● ... اس کی خریداری کی تحریک کیجئے ● اپنے بلند پایہ علمی نگارشات کے ذریعہ اس کا ... کیجئے۔ ● اپنے استفسارات تحریر کیجئے جن سے آپ کے علاوہ ... واحمدیت ... غیر از جماعت دوستوں کے ... شبہات کا ازالہ ہو سکے۔ ● اپنی جماعت کی تبلیغی و تعلیمی مساعی کی مفید اور دلچسپ رپورٹیں ارسال کیجئے۔ ● ... طبقہ سے تعلق رکھنے کی صورت ... فراہم کیجئے۔ ● مختلف ... پر اس کی مالی اعانت کیجئے ـــــ (...)

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

کے بڑے حصہ پر آجائے گا۔ اور نوعِ انسان جو اپنی نادانی کے سبب ... عداوت اور دشمنی اور مطلب پرستی اور خود غرضی کے سبب ایک دوسرے سے دُور ہونے کے اسباب پیدا کر رہی ہے، پھر سے ایک ہاتھ پر جمع ہوگی۔ اور خالق و مخلوق کا رشتہ زیادہ پختگی کے ساتھ قائم ہو جائے گا اور ایسے مومنوں کی جماعت روحانی برادری کے رشتہ میں پرو دی جائے گی۔ اور سب ایک دوسرے کی محبت میں باندھ دئے جائیں گے ....

اِنشاءَ اللہُ العزیز ::

وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

آگے بڑھیں اور وقفِ جدید کیلئے بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کریں

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔

وقفِ جدید کا نیا مالی سال یکم صلح (جنوری ۱۹۷۰ء) سے شروع ہو رہا ہے میں احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کے لئے اپنی قربانیوں کے معیار کو اونچا کریں۔

ایسے احباب کے نام جنہوں نے وعدوں کے ساتھ نقد ادائیگی بھی کر دی ہے، بغرضِ دعا حضور پُرنور کی خدمت میں ۲۵ جنوری تک ارسال کر دئیے جائیں گے اور جملہ جماعتوں کے وعدوں کی فہرست ۱۵ فروری تک ارسال کی جائیگی۔ پس عہدیداران جماعت جلد اور خصوصی توجہ فرمادیں۔

نوٹ: —— جن جماعتوں کے وعدے مکرم انسپکٹر صاحب وقفِ جدید اپنے دورہ جنوبی ہند کے موقعہ پر ساتھ لے آئے ہیں اُن کے وعدہ جات بھی پہلی فہرست میں حضور ایدہُ اللہ تعالےٰ کی خدمت مبارک میں بغرضِ دعا ارسال کئے جا رہے ہیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

منظوری ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مندرجہ ذیل ممبران منظوری فرمائے ہیں۔

(۱)۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل — ناظر اعلیٰ و پریذیڈنٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان
(۲)۔ " صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب — ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر دعوۃ و تبلیغ و ناظر امور عامہ و خارجہ
(۳)۔ " شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے — ناظر جائداد
(۴)۔ " چوہدری مبارک علی صاحب — قائم مقام ناظر بیت المال آمد
(۵)۔ " قریشی عطاء الرحمٰن صاحب — ناظر بیت المال خرچ۔
(۶)۔ " منظور احمد صاحب ایم۔ اے — ناظر تعلیم
(۷)۔ " مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی — ممبر صدر انجمن احمدیہ
(۸)۔ " سید وزارت حسین صاحب آف اورین (بہار) " " " "
(۹)۔ " سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی (بہار) " " " "
(۱۰)۔ " سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ (آندھرا) " " " "
(۱۱)۔ " سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ " " " "

ناظر اعلیٰ قادیان

دعائے نعم البدل

خاکسار کی چھوٹی پوتی عزیزہ مبارکہ بنت عزیزم صدیق احمد امینی سلمہٗ اللہ بعمر ۵ ماہ بقضائے الٰہی آج ۳ر جنوری ۱۹۷۰ء کو وفات پاگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ہم کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطاء فرمائے۔ اور عزیز صدیق احمد امینی کو نرینہ اولاد سے نوازے آمین۔

خاکسار
شریف احمد امینی مبلغ
سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ

سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ ۱۷ آیات!!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرے۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ خود یہ آیات زبانی یاد کرنے کے علاوہ اپنی نگرانی میں اپنے بچوں کو یہ آیات یاد کرائیں۔ اور گاہے بگاہے ان سے سنتے بھی رہیں۔ تاکہ یہ اچھی طرح ان کے ذہن نشین ہو جائیں۔ —— ایڈیٹر۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23 — 1652 / 23 — 5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ، کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہوسکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★— آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴ — ۳۲۷۲
★— شو روم: ۳۱/۱ نور جیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴ — ۰۴۰۱
★— تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"

قادیان میں عید کی قربانیاں

دوست جلد اطلاع دیں

حسبِ سابق اس سال بھی عید الاضحیہ کے موقعہ پر بیرون جات کے احباب جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک تو آسانی کے ساتھ اُن صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کے گوشت سے قادیان میں مقیم احباب استفادہ کرسکتے ہیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے لئے قربانی کے جانور کی رقم جلد از جلد مجھے بھجوادیں تاکہ انتظام میں سہولت رہے۔ اس وقت قادیان میں قربانی کے جانور کی قیمت کم از کم ۶۰ روپے ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان